اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کا حسنِ اخلاق

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

09 نومبر 2017

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شَریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے جسے تمام مَخلُوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔

www.dawateislami.net

(مجمع الزوائد، ۲۵۱/۱۰، حدیث: ۱۷۲۹۱)

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں آپ خوش ہو کے بار بار دُرود
ذاتِ والا پہ بار بار دُرود بار بار اور بے شمار دُرود

(ذوقِ نعت، ص۸۶-۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

---

1 ...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ کو جس طرح دیگر اوصاف مثلاً عبادت وریاضت، تقویٰ وپرہیز گاری، عشقِ رسول اور علوم وفنون میں کمال حاصل تھا، اسی طرح **حُسنِ اَخلاق** (Politeness) کے معاملے میں بھی مسلمانوں کی دِل جُوئی، نرمی، عفو ودرگزر وغیرہ صِفات کی حامِل اور مثالی شخصیت تھے۔ آپ کی سیرتِ مبارکہ بیان کرنے کیلئے یہ مختصر وقت ناکافی ہے۔ لہٰذا آج ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے ایک پہلو یعنی آپ کے **حُسنِ اَخلاق** سے مُتَعَلِّق ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں۔ چنانچہ

دل کی کیفیت بدل گئی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"بریلی سے مدینہ"** صفحہ 13 پر نقل فرماتے ہیں: مَدِیْنَۃُ الْمُرْشِد بریلی شریف میں ایک صاحِب تھے، جو بُزُرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کو اَھمیّت نہ دیتے تھے۔ ان کے خاندان کے کچھ افراد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیعت تھے۔ وہ لوگ ایک دن کسی طرح سے بہلا پُھسلا کر اِن کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِیارت کے لیے لے چلے۔ راستے میں ایک حلوائی کی دُکان پر گرم گرم اَمِرتیاں (ماش کے آٹے کی مٹھائی جو جلیبی کے مُشابہ ہوتی ہے) تلی جا رہی تھیں، دیکھ کر اِن صاحِب کے منہ میں پانی آ گیا۔ کہنے لگے: یہ کِھلاؤ تو چلوں گا۔ ان حضرات نے کہا کہ واپَسی میں کھلائیں گے پہلے چلو۔ بہرحال سب لوگ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہو گئے۔ اِتنے میں ایک صاحِب گرم گرم اَمِرتیوں کی ٹوکری لے کر حاضِر ہوئے، فاتحہ کے بعد سب کو

تقسیم ہوئیں۔ دربارِ اعلیٰ حضرت کا قاعِدہ تھا کہ ساداتِ کرام اور داڑھی والوں کو دُگنا حصّہ ملتا تھا، چُونکہ ان صاحِب کی داڑھی نہیں تھی لہٰذا ان کو ایک ہی اَمرتی ملی۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ ان کو دو (2) دیجئے۔ تقسیم کرنے والے نے عَرض کی: حُضور! ان کے داڑھی نہیں ہے۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا: اِن کا دل چاہ رہا ہے، ایک اور دِیجئے۔ یہ کرامت دیکھ کر وہ اعلیٰ حضرت کے مُرید ہوگئے اور بُزُرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِیْن کی تعظیم کرنے لگے۔

مصطفےٰ کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اس کی عطا کردہ طاقت سے لوگوں کے دل کی بات جان لیتے ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ یعنی مومن کی فراست و دانائی سے ڈرو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نُور سے دیکھتا ہے۔ جبھی تو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنی مومنانہ فراست سے اس شخص کی دلی کیفیت کو جان کر کمالِ شفقت اور حُسنِ اَخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے (2) امرتیاں دلوائیں ورنہ اُصولی طور پر صرف داڑھی والوں اور سیّد زادوں کو ہی دُگنا (Double) حصہ دیا جاتا تھا۔ آپ کے حُسنِ اخلاق کی برکت سے وہ شخص نہ صرف اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کا عقیدت مند بن گیا بلکہ آپ کے مُریدوں میں شامل ہوگیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنی ذات میں حُسنِ اَخلاق کی پیاری صِفت کو پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ جس شخص میں بھی یہ خُوبی پائی جاتی ہے اس کو دُنیا و آخِرت کے بے شُمار فوائد (Benefits) حاصل ہوتے ہیں۔ حُسنِ اَخلاق کے فضائل پر مشتمل حُسنِ اَخلاق کے پیکر،

نبیوں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو(2)احادیثِ مبارکہ سن کر عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بے شک بد اَخلاقی اور بد کلامی اِسْلام میں سے نہیں اور بیشک لوگوں میں اِسلام کے اِعْتِبار سے سب سے اَچّھا وہ ہے، جو اُن میں زِیادہ اَچّھے اَخلاق والا ہے۔(مسند امام احمد،۷/۴۱۰،رقم:۲۰۸۷۴)

2. ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے مجھے سَب سے زِیادہ محبوب اور آخِرَت میں میرے سب سے زِیادہ قریب وہ شَخْص ہو گا، جو تم میں بہترین اَخْلاق والا ہو گا اور تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ ناپسند اور آخِرَت میں مجھ سے زِیادہ دُور وہ شَخْص ہو گا جو تم میں بدترین اَخلاق والا ہو گا۔(مسند امام احمد،۶/۲۲۰،رقم:۱۷۷۴۷)

اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس   حُسنِ اَخلاق ملے بھیک میں اخلاص ملے

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۲۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ لوگوں میں اسلام کے لحاظ سے سب سے اچھا اور بروزِ قیامت قُربِ مصطفٰے پانے والا شخص وہ ہو گا، جس کا **اخلاق سب سے زیادہ اچھا** ہو گا۔ ہمیں چاہئے کہ بد اخلاقی سے بچتے ہوئے کسی بھی معاملے میں حُسنِ اَخلاق کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں۔ آیئے !اس بارے میں مزید سنتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق اور بد اخلاقی کہتے کسے ہیں؟ اس کی پہچان کیا ہے؟ کیونکہ جب تک اِس کی پہچان نہیں ہو گی، اُس وَقْت تک حُسنِ اَخلاق کو اپنانے یا بد اَخلاقی سے بچنے میں مدد نہیں ملے گی۔ اس لئے پہلے ان کی تعریفات(Definitions) سُن لیجئے۔ چُنانچہ

حُسنِ اَخلاق اور بد اَخْلَاقِی کی تعریف

اَخْلَاق "خُلُق" کی جَمْع ہے اور خُلُق کی وَضاحت میں مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب اِحْیاءُ الْعُلُوم جلد 3

صفحہ 165 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُلُق (عادت) نَفْس میں رَاسِخ (موجود) ایک ایسی کیفیت کا نام ہے، جس کی وجہ سے اَعْمال بآسانی صادِر ہوتے ہیں۔ (انہیں عملی جامہ پہنانے میں کسی) غور و فکر کی حاجت نہیں ہوتی۔ اگر نَفْس میں مَوْجُود کَیفیّت ایسی ہو کہ اُس کے باعث اَچّھے اَفْعال اس طرح اَدا ہوں کہ وہ عَقْلی اور شرعی طور پر پسندیدہ ہوں تو اسے حُسنِ اَخلاق کہتے ہیں اور اگر اس سے بُرے اَفْعال اس طرح اَدا ہوں کہ وہ عَقْلی اور شرعی طور پر ناپسندیدہ ہوں تو اسے بد اَخْلاقی سمجھا جائے گا۔

اِس تعریف سے یہ مَعلُوم ہُوا کہ جو شخص کبھی کبھار کسی عارِضی حاجت یا وَقْتی جوش و جَذبے کی وجہ سے کوئی اچھا عمل کرے مثلاً مال خرچ کرے یا غُصّہ آنے پر قابُو کر لے تو یہ مُعاملات بھی اگرچہ قابلِ تعریف ہیں لیکن حقیقی سَخاوت اور حقیقی بُردباری اُسی وَقْت نصیب ہو گی، جب یہ چیزیں طبیعت میں داخل ہو جائیں گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! حُسنِ اَخلاق یہ نہیں کہ ہم صرف مالداروں یا بلند مراتب پر فائز لوگوں کے ساتھ میل جول رکھیں اور صرف اِنہی سے خوش اخلاقی اور ملنساری سے پیش آئیں اور جب کوئی غریب و نادار، یا کم مرتبے والا شخص ہم سے ملنا چاہے یا کوئی بات کرنا چاہے تو اس سے منہ پھیر لیں یا منہ بگاڑ کر بے توجہی سے اس کی بات سُنیں بلکہ حُسنِ اَخلاق تو یہ ہے کہ امیر ہو یا غریب، سیٹھ ہو یا ملازم، نگران ہو یا ماتحت ہر ایک سے یکساں سلوک سے پیش آئیں اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ کریں، جس طرح مالداروں کو عزّت دی جاتی ہے ان کا احترام کیا جاتا ہے، ان کی دعوت قبول کر لی جاتی ہے، غریبوں کے ساتھ بھی ایسا ہی رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ ہمارے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسنِ اَخلاق کا یہ عالم تھا کہ اگر کوئی غریب اور نادار شخص آپ کی دعوت (Invite) کرتا تو

آپ اپنی کثیر مصروفیات کے باوجود بھی بخوشی اُس کی دِلجوئی کے لئے دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے۔چنانچہ

ایک غریب ،یتیم بچے کی دلجوئی

خلیفہ ٔ اعلیٰ حضرت ، حضرت مولانا سیّد ایوب علی رضوی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:ایک کمسن صاحبزادے نہایت ہی بے تکلفانہ انداز میں سادگی کے ساتھ حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کی:میری والدہ نے آپ کی دعوت کی ہے،کل صبح کو بُلایا ہے۔اعلیٰ حضرت (رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اُن سے دریافت فرمایا:مجھے دعوت میں کیا کھلاؤ گے ؟اس پر اُن صاحبزادے نے اپنے کُرتے کا دامن جو دونوں ہاتھوں سے پکڑا ہوا تھا پھیلا دیا، جس میں ماش کی دال اور دوچار مرچیں پڑی ہوئی تھیں، کہنے لگے دیکھئے ناں !یہ دال لایا ہوں۔حُضور نے اُن کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے فرمایا:اچھا!میں اور یہ(یعنی حاجی کفایت اللہ رضوی صاحب)کل دن کے دس بجے(10:00) آئیں گے، پھر حاجی کفایت اللہ صاحب سے فرمایا: مکان کا پتہ دریافت کرلیجئے۔ غرض صاحبزادے مکان کا پتہ بتا کر خوش خوش چلے گئے ۔ دوسرے دن وقتِ مُعَیَّن پر اعلیٰ حضرت (رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) عصائے مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے باہر تشریف لائے اور حاجی صاحب سے فرمایا:چلئے،اُنہوں نے عرض کی کہاں؟فرمایا اُن صاحبزادے کے ہاں دعوت کا وعدہ (Promise) جو کیا تھا، آپ کو مکان کا پتا معلوم ہو گیایا نہیں ؟عرض کیا:جی حضور، جس وقت مکان پر پہنچے تووہ صاحبزادے دروازہ پر کھڑے انتظار میں تھے، حضور کو دیکھتے ہی یہ کہتے ہوئے بھاگے !مولوی صاحب آگئے ،دروازہ کے قریب ہی ایک چھپر پڑا ہوا تھا،وہاں کھڑے ہو کر انتظار فرمانے لگے ،کچھ دیر کے بعد ایک بوسیدہ چٹائی (آپ کے تشریف فرماہونے کے لیے)آئی اور ڈھلیا میں موٹی موٹی باجرہ کی روٹیاں اور مٹی کی رِکابی میں وہی ماش کی دال جس میں مرچوں کے

ٹکڑے پڑے ہوئے تھے (سامنے) لا کر رکھ دی اور کہنے لگے: کھایئے! حُضُور نے فرمایا: بہت اچھا، کھاتا ہوں! ہاتھ دھونے کے لئے پانی لے آیئے۔

اِدھر وہ صاحبزادے پانی لانے کو گئے اور اِدھر حاجی صاحب نے کہا کہ حضور یہ مکان (Home) نقّارہ یعنی ڈھول بجانے والے کا ہے۔ حضور یہ سُن کر (غایت تقویٰ کی وجہ سے) غمگین ہوئے، اتنے میں وہ صاحبزادے پانی لے کر حاضر ہوئے، حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے والد کہاں ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ دروازے کے پردے میں سے اُن صاحبزادے کی والدہ نے عرض کی: حضور! میرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، وہ کسی زمانے میں نوبت بجاتے تھے، اس کے بعد توبہ کر لی تھی، اب صرف یہ لڑکا ہے، جو مزدوروں کے ساتھ مزدوری کرتا ہے۔ حضور نے (خوشی سے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا اور شریکِ طعام ہو گئے، مگر دل ہی دل میں حاجی صاحب کے یہ خیال آرہا تھا کہ حضور کو کھانے میں بہت احتیاط ہے، یہ روٹی اور وہ بھی باجرہ کی اور اس پر ماش کی دال کس طرح تناول فرمائیں گے۔ مگر قربان اِس اخلاق اور دِلداری پر کہ میزبان کی خُوشی کے لئے خوب پیٹ بھر کر کھایا، وہاں سے واپسی پر حاجی صاحب کے شُبہ کو دُور فرمانے کے لئے ارشاد فرمایا: اگر ایسی خُلوص کی دعوت روز ہو تو میں روز قبول کروں۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس غریب لڑکے کی دِلجوئی کے لئے دعوت قبول فرما کر اپنے چاہنے والوں کو حُسنِ اَخلاق کا کیسا پیارا درس دیا۔ لٰہذا ہمیں بھی چاہئے کہ امیروں کے اچھے اور عمدہ کھانوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے صرف انہی کی دعوت قبول نہ کریں بلکہ خوشی خوشی غریبوں کی دعوت قبول کر کے ان کی دال روٹی کھا کر بھی ان کی دِلجوئی کا سامان کریں کیونکہ دعوت قبول کرنا تو ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سنت ہے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اگر مجھے بکری کے پائے کی بھی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے بکری کا بازو بھی تحفۃً دیا جائے تو میں قبول کروں گا۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب من اجاب الی کراع، ۳/۴۵۵، حدیث: ۵۱۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! دعوت قبول کرنے سے مُتَعَلِّق دو (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اس کا بھائی شادی یا کسی اور موقع پر دعوت دے تو اسے چاہئے کہ قبول کرے۔ (مسلم، کتاب النکاح، باب الأمر بإجابة الداعی... الخ، ص ۵۷۵، حدیث: ۳۵۱۳)
2. ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے ضَرور قبول کرے، پھر چاہے کھائے، چاہے نہ کھائے۔ (مسلم، کتاب النکاح، باب الأمر بإجابة الداعی... الخ، ص ۵۷۵، حدیث: ۳۵۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ایسی دعوت جو خلافِ شریعت نہ ہو قبول کریں اور اس میں امیر و غریب کے فرق کو مٹاتے ہوئے اپنے ہر مسلمان بھائی کا دِل خوش کرنے کی نِیَّت سے ممکن ہو تو شرکت بھی کریں۔ ایسا نہ ہو کہ مالدار یا صاحبِ منصب شخص ہمیں دعوت میں بُلائے تو ہم فوراً ہامی بھر لیں اور کوئی غریب خلوصِ نیت سے ہمیں دعوت دے تو ہمیں گھر کا ضروری کام یاد آجائے یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غرور و تکبُّر کی وجہ سے اس کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیں۔

حُجَّةُ الاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دعوت قبول کرنے میں امیر و غریب کا فرق سامنے نہ ہو کہ یہ تکبُّر ہے جو کہ ممنوع ہے۔ بعض متکبرین حضرات صرف اَغْنِیا (مالداروں) کی دعوت قبول کرتے ہیں، فُقَرَاء کی نہیں یہ خلافِ سنّت ہے کہ پیارے

مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ غُلام و مسکین سب کی دعوت قبول فرماتے تھے۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۴۵ بتغیر قلیل)

میں غریب بے سہارا کہاں اور ہے گزارہ مجھے آپ ہی نبھانا مدنی مدینے والے

تِری سُنّتوں پہ چل کر مِری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص426)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسُنَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسنِ اَخلاق کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ اگر کوئی آپ کے لئے نازیبا کلمات استعمال کرتا تو آپ صبر و تحمل اور عفو در گزر سے کام لیتے اور اپنی ذات کے لئے غُصہ کرنے اوراس سے انتقام لینے کے بجائے رضائے الٰہی کے لئے انہیں معاف (Forgive) فرمادیا کرتے تھے۔ چنانچہ

کسی کی مدح وذَم کی پروا نہیں

ایک مرتبہ گالیوں سے بھرا ہوا ایک خط (Letter) آیا، پڑھنے والے نے چند سطریں پڑھ کر خط علیحدہ رکھتے ہوئے عرض کی: حضور! کسی بد مذہب نے اپنی دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ حلقۂ اِرادت میں شامل ہونے والے ایک نئے مُرید وہ خط اُٹھا کر پڑھنے لگے۔ اتفاق کی بات تھی کہ بھیجنے والے کا جو نام اور پتہ لکھا تھا، وہ ان صاحب کے اَطراف کا تھا۔ نئے مرید کو بہت زیادہ رنج ہوا۔ اس وقت تو خاموش رہے لیکن جب اعلیٰ حضرت مغرب کی نماز کے بعد دولت کدہ کی طرف جانے لگے تو آپ کو روک کر عرض کیا: اس وقت جو خط میں نے پڑھا تھا کسی سنگدل (سخت دل) نے گالیاں لکھ کر بھیجی تھیں۔ میری رائے ہے کہ ان پر مُقدَّمہ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کو سزا دلوائی جائے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت کا نمونہ بن

جائیں ورنہ دوسروں کو بھی ایسی جراءت ہو گی۔

حلم وحیا کے پیکر، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نئے مُرید کی یہ بات سُنی تو یہ کہہ کر اندر چلے گئے: تشریف رکھئے! میں ابھی آتا ہوں۔ پھر دس پندرہ(15/10) خطوط (Letters) دستِ مبارک میں لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ذرا انہیں پڑھئے! یہ دیکھ کر پاس بیٹھے ہوئے لوگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ نہ جانے کس قسم کے خطوط ہیں؟ خیال ہوا کہ شاید اسی قسم کے گالی نامے ہوں گے۔ جن کے پڑھوانے سے یہ مقصود ہو گا کہ اس قسم کے خط آج کوئی نئی بات نہیں، بلکہ زمانہ سے آ رہے ہیں۔ لیکن وہ صاحب خط پڑھتے جارہے تھے اور ان کا چہرہ خوشی سے دَمکتا جارہا تھا۔ جب سب خط پڑھ چکے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے ان تعریف کرنے والوں بلکہ تعریف کا پُل باندھنے والوں کو اِنعام واِکرام، جاگیر و عطیات سے مالامال کر دیجئے، پھر گالی دینے والوں کو سزا دلوانے کی فکر کیجئے گا۔ باادب وجذباتی مُرید نے عرض کی: حضور! جی تو یہی چاہتا ہے کہ اِن سب کو اِتنا انعام و اکرام دیا جائے جو نہ صرف اِن کو بلکہ اِن کی نسلوں کو بھی کافی ہو۔ مگر یہ میری وسعت سے باہر ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جب آپ مخلص کو نفع نہیں پہنچاسکتے، تو مخالف کو نقصان بھی نہ پہنچایئے۔ (اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش، ص ۲۵)

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں — ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر حُسنِ اَخلاق کے مالک تھے کہ اپنے خلاف نازیبا کلمات استعمال کرنے والوں سے بدلہ لینے کے بجائے انہیں معاف فرما دیا کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی سیرتِ اعلیٰ حضرت پر عمل کرتے ہوئے غلطی کرنے والوں کو، جان بوجھ کر ستانے والوں، گالیاں دینے والوں کو رِضائے الٰہی کی خاطر مُعاف کرنے کی عادت بنانی چاہئے،

www.dawateislami.net

کوئی کتنا ہی غُصّہ دِلائے ہمیں صبر و تحمل کا دامن ہر گز نہیں چھوڑنا چاہئے۔ یاد رکھئے! کسی کی غلطی پر بدلہ لینے کی قُدرت کے باوُجود اسے مُعاف کر دینا ایسی بہترین عادت ہے کہ اگر ہم اسے اپنا لیں تو ہمارا مُعاشَرہ اَمَن و سُکون کا گہوارہ بن سکتا ہے اور اس طرح لڑائی جھگڑے اور تمام فتنے خود بخُود دَم توڑ جائیں گے۔ دوسروں کو معاف کرنے کی عادت بنانے کے لئے ہمیں اپنے غُصّے پر قابو پانا ہو گا کیونکہ غُصَّہ انسانی فطرت میں شامل ایک غیر اِخْتیاری صِفَت ہے کہ اکثر اس سے لڑائی جھگڑا، دو بھائیوں میں جُدائی، میاں بیوی میں طَلاق، آپس میں نَفْرت اور قَتْل و غارَت تک نوبت پہنچ جاتی ہے، ایسے موقع پر ہمیں اپنے بزرگوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنی ذات کیلئے غصّہ کرنے کے بجائے عفوو درگزر سے کام لینا چاہئے۔ جیسا کہ

اپنی ذات کیلئے بدلہ نہ لیا

اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نشہ کرنے والے ایک شخص کو سزا دینے کا ارادہ فرمایا: تو وہ آپ کی بُرائی کرنے لگا۔ آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کی: اے اَمیرُ الْمُؤمِنِین! جب اس نے آپ کو گالی (Swear) دی تو آپ نے اسے کیوں چھوڑ دیا؟ فرمایا: اس لئے کہ اس نے مجھے غصّہ دِلایا تھا، اب اگر میں اسے سزا دیتا تو یہ میری اپنی ذات کے لئے غصّہ ہوتا اور میں نہیں چاہتا کہ کسی مسلمان کو اپنی ذاتی غیرت کی وجہ سے کوئی سزا دُوں۔ (احیاء العلوم، ۳/۲۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی جھوٹ بول کر اپنا کام نکالنا چاہتا ہو اور ہمیں معلوم بھی ہو کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے تو ایسی صورت میں بھی حُسنِ اخلاق اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس پر سختی کرنے کے بجائے نرمی اور حکمتِ عملی سے کام لیتے ہوئے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ معاملہ خوش

اُسْلُوبی سے حل ہو سکے، ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسنِ اخلاق کا یہ عالم تھا کہ ایک بار کسی نے آپ کے سامنے غلط بیانی سے کام لیا تو آپ کو نورِ فراست سے اس کے جھوٹ (Lie) کا علم ہو گیا، پھر بھی آپ نے اس کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنے اور سب کے سامنے اسے ذلیل و رُسوا کرنے کے بجائے پیار و محبت اور حکمتِ عملی سے معاملے کو حل فرمایا۔ چنانچہ

نورِ فراست سے حقیقتِ حال جان لی

ایک شخص نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: میری بیوی کا انتقال ہو گیا ہے، گھر میں میت پڑی ہوئی ہے، تجہیز و تکفین کے لئے میرے پاس ایک پیسہ نہیں، حضور میری مدد فرمائیں۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نورِ باطن سے اُن کے فریب کو جان لیا، مگر پھر بھی اسے ذلیل کر کے نہیں نکالا بلکہ کچھ رقم حاجی ذکاءُ اللّٰہ خان صاحب قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دے کر فرمایا کہ آپ ان کے ساتھ چلے جایئے اور کفن وغیرہ کا سامان کر دیجئے۔ آپ حسبِ ارشاد ان کے ساتھ جاتے ہیں اور تھوڑی دیر میں واپس آکر جو رقم ہمراہ لے گئے تھے واپس اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے کر دیتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اُن صاحب نے کچھ دُور جا کر مجھ سے کہا کہ بھائی! میت وغیرہ کچھ نہیں ہے بات یہ ہے کہ میرے پاس جو پیسے تھے، وہ جُوئے میں ہار آیا ہوں، لہٰذا جو کچھ رقم آپ لائے ہیں آدھی آپ لے لیجئے اور آدھی مجھے دے دیجئے۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اصلاح کرنے کا انداز کس قدر حُسنِ اَخلاق سے بھرپور تھا کہ آپ نے نورِ باطن سے جان لیا کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے، اس کے گھر میں کسی کا انتقال نہیں ہوا پھر بھی اس شخص کو ذلیل و رُسوا کرنے کے بجائے ایسی حکمتِ عَملی

www.dawateislami.net

اختیار فرمائی کہ وہ شخص اپنے ناپاک ارادے میں ناکام ہوا۔ اسی طرح اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ جھوٹ اور دھوکہ (Deceiving) دِہی سے کام لے کر کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے۔ آیئے اس ضمن میں دو (2) احادیثِ مُبارکہ ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنّت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

(الثقات لابن حبان، باب الکذب، ۴۹۴/۷، رقم: ۵۷۰۴)

2. ارشاد فرمایا: جو ہمارے ساتھ دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور مکر و دھوکہ بازی جہنم میں ہے۔ (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، المکروالخدیعة، الجزءالثالث، ۲۱۸/۲، حدیث: ۷۸۲۱)

دَرْدِ سر ہو یا بخار آئے تڑپ جاتا ہوں میں جہنم کی سزا کیسے سہوں گا یا ربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیرتِ اعلیٰ حضرت پر عمل کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیئے اور 12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "مَدَنی مذاکرہ" بھی ہے۔

❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ "مَدَنی مذاکرے" دیکھتے، سُننے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعامَلات میں اِحتیاط کرنے کا ذِہن نصیب ہوتا ہے ❁ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی صُحبت مُیَسَّر آتی ہے، ❁ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عمل کا جَذبہ بڑھتا ہے، ❁ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے گناہوں سے

نفرت پیدا ہوتی ہے ❁ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہوتی ہے۔ ❁ مَدَنی مذاکرے کی برکت سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" کی اپ **ڈیٹس** (Updates) ملتی ہیں۔ ❁ مَدَنی مذاکرہ علمِ دِین کی ترقی کا باعث ہے ❁ مَدَنی مذاکرہ، امیرِ اہلسنت کی زندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تجربات سے مدنی تربیت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ❁ مَدَنی مذاکرے میں دِینی معلومات ملنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تربیت بھی ہوتی ہے۔ ❁ مدنی مذاکرے کی بَرَکت سے امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور علمِ دِین کی فضیلت میں آتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ

ایک ہزار نوافل سے افضل

حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے سو (100) رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے ہزار (1000) (One Thousand) رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ۱/۱۴۲، حدیث: ۲۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی برکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ اس لئے آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے "**مَدَنی مُذاکرے**" میں اوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی

www.dawateislami.net

مدنی مُذاکرے میں شرکت کی دعوت دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ ہفتہ وار مدنی مذاکرے کے علاوہ مختلف مواقع پر بھی مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا ہے جن میں لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول دیکھنے، سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، مثلاً مُحَرَّمُ الْحَرَام کے **10 مدنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الاول (بارہویں) کے **12 مدنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الاخر (گیارہویں) کے **11 مدنی مذاکرے**، ماہِ رمضان میں روزانہ 2 مدنی مذاکرے، ماہِ ذُوالْحِجَّةِ الْحَرام کے **10 مدنی مذاکرے** وغیرہ۔ ان مدنی مذاکروں میں بھی اوّل تا آخر شرکت کرکے دُنیا و آخرت کی بے شمار برکتیں و بھلائیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ آیئے بطورِ ترغیب مدنی مذاکرہ دیکھنے کی ایک مدنی بہار سنئے اور جُھومئے۔ چنانچہ

مدنی مذاکرے نے سُدھار دیا

واہ کینٹ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے پہلے بہت سے نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی بُرائیوں میں مبتلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا ان کا محبوب مَشغلہ تھا۔ گھر میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے انہیں مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی مذاکرے کی برکت سے وہ اسلامی بھائی اپنے پچھلے گناہوں سے تائب ہوکر فرائض و واجبات کے عامل بن گئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی مُبارک سَجالی اور مدنی حُلیہ بھی اپنا لیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مزید کرم سے ان کے والدین نے بخوشی انہیں **"وقفِ مدینہ"** (یعنی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں پیش) کر دیا ہے۔

گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول
پلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مصطفےٰ مدنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طلبہ پر شفقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ لوگ بہت خوش نصیب ہیں کہ جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ علم دِین حاصِل کریں۔ طالبِ علم دِین کی اہمیت اس لئے بھی زیادہ ہے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت میں ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طلبہ (Students) کے ساتھ خوب شفقت و محبت فرماتے اور ان کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آتے تھے۔ چنانچہ

آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ طلبہ پر بڑے شفیق و کریم تھے، خوشیوں کے موقعوں پر، عید کے دِنوں میں، اُن کیلئے نئے نئے کپڑے بنواتے اور قسم قسم کے کھانے پکوا کر کھلاتے تھے۔ عرب طلبہ کیلئے عربی کھانا، روسی طلبہ کے لئے روسی کھانا، بنگالی طلبہ کیلئے بنگالی کھانا، سندھی کے لئے سندھی کھانا، پنجابی طلبہ کیلئے پنجابی کھانا۔ الغرض جن طلبہ کو جو کھانا مرغوب ہوتا وہ پکوا کر انہیں کھلاتے اور کِھلا کِھلا کر خُوش ہوتے تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۸۷)

ایک روپیہ انعام

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سعادت مند شاگرد مَلِکُ الْعُلَمَاء حضرت مولانا محمد ظفر الدِّین بہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے سب سے پہلا فتویٰ 1322ھ میں لکھا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں اصلاح کیلئے پیش کیا حُسنِ اتفاق سے بالکل صحیح نکلا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فتویٰ کو لے کر میرے پاس خود تشریف لائے اور ایک روپیہ اپنے دستِ مبارک سے عنایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: مولانا! سب سے پہلا فتویٰ جب میں نے لکھا تھا تو میرے والدِ ماجد

نے مجھے شیرینی کھانے کیلئے ایک روپیہ عنایت فرمایا تھا۔ آج آپ نے جو فتویٰ لکھا یہ پہلا فتویٰ ہے اور مَاشَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بالکل صحیح ہے۔ اِس لئے اِسی اتباع میں ایک روپیہ آپ کو شیرینی کھانے کیلئے دیتا ہوں، خوشی کی وجہ سے میری زبان بند ہو گئی اور میں کچھ بول نہ سکا، اس لئے کہ فتویٰ پیش کرتے وقت میں خیال کر رہا تھا کہ خدا جانے کہ جواب صحیح لکھا ہے یا غلط، مگر خدا کے فضل سے وہ صحیح اور بالکل صحیح نکلا اور پھر اس پر انعام اور وہ بھی ان الفاظِ کریمہ کے ساتھ کہ " میرے والدِ ماجد نے مجھے اوّل فتویٰ پر انعام (Gift) دیا تھا، اس لئے میں بھی اوّل فتویٰ صحیح پر انعام دیتا ہوں"۔ حق یہ ہے کہ ایک خادم کی وہ عزّت افزائی ہے جس کی حد نہیں اور پھر اس عزّت افزائی کو ہمیشہ برقرار رکھا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طلبہ کے ساتھ کس قدر شفقت اور حُسنِ اَخلاق کا مظاہرہ فرمایا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی علمِ دِین حاصل کرنے والے طلبہ ٔکرام کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں اور ان کی خوب خوب خدمت کریں اور ان کی ضروریات کو پورا کر کے اس کی برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں۔ آیئے! اس حوالے سے بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا عمل ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

منقول ہے کہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیگر طلبہ سے فراغت کے بعد اپنے دونوں بیٹوں کو پڑھانے کے لئے دوپہر کا وقت مقرر کیا ہوا تھا، ایک دن ان دونوں نے شکوہ کیا کہ دوپہر کے وقت طبیعت جلد ہی اُکتا جاتی ہے اور تھکاوٹ ہو جاتی ہے، لہٰذا آپ پہلے ہمیں پڑھا دیا کریں۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یہ طلبہ جو کہ مسافر بھی ہیں، دنیا کے مختلف حصوں سے میرے پاس علم حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں، لہٰذا پہلے ان کو پڑھانا ضروری ہے، اس طرح دیگر طلبہ پر شفقت کے باعث ان کے دونوں لڑکوں نے وہ مقام حاصل کیا کہ یہ دونوں اپنے زمانے کے بیشتر فقہاء پر فوقیت

www.dawateislami.net

لے گئے۔(راہِ علم، ص۸۴)اسی طرح حضرت داتا گنج بخش سیّد علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے استاذ حضرتِ سَیِّدُنا ابو العباس احمد بن محمد اشقانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مجھے ان سے بے حد محبت ہے ، اور وہ مجھ پر خُصُوصِی شَفْقَت فرماتے تھے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی طلبہ کے ساتھ محبت وشفقت کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔(فیضان داتا علی ہجویری، ص۲۱ ملتقطاً)

ہے عالِم کی خدمت یقیناً سعادت ہو توفیق اس کی عطا یا الٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ شہر سے باہر بہت کم تشریف لے جاتے ، مسلسل تصنیف وتدریس، افتاء نویسی، اوراد و وظائف، عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے، لیکن مخلصین کے اِصرار اور دِینی ضرورت دیکھ کر شدید مصروفیات کے باوجود بھی آپ دُور دراز مقامات پر تشریف لے جاکر مریضوں(Patients) کی عیادت فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ ذکاء اللہ خان صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھی باہر بھی تشریف لے جاتے۔ چنانچہ

عیادت کے لئے شہر سے باہر گئے

ایک مرتبہ شیر پور ضلع پیلی بھیت کے دو(2) صاحبان جو بہت بڑے رئیس اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بڑے عقیدت مند تھے، اُن کے رشتہ داروں میں کوئی عورت بیمار ہوئیں تو شیر پور سے کچھ لوگ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لینے کیلئے آئے اور ساتھ چلنے کیلئے بے حد اصرار کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کے ساتھ چلنے کا وعدہ فرما لیا، اسٹیشن پر بہت سے لوگ استقبال کیلئے

موجود تھے، آپ کو بڑے آرام و عافیت کے ساتھ لے گئے۔ جیسے ہی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں پہنچے ایک صاحب تشریف لائے اور عرض کی کہ حضور! آپ شاید ریل(Train) پر سوار ہوئے ہوں(گے) کہ مریضہ کو شفاء ہونی شروع ہو گئی۔اب حضور کے قدم مبارک آگئے ہیں تو بالکل صحت یاب ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دو دن قیام فرمایا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے مریضہ اچھی ہو گئی، بڑی خاطر و ادب و تعظیم کے ساتھ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو رخصت کیا گیا۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثیر مصروفیات کے باوجود لوگوں کی دِلجوئی کے لئے مریضوں کی عیادت فرماتے تھے، یقیناً بیماروں کی عیادت کرنا کارِ ثواب اور بہت بڑی سعادت کی بات ہے لیکن بعض اوقات عیادت کرنے والے لوگ مریض کے لئے راحت کے بجائے زحمت کا باعث بن جاتے ہیں۔ بِلاضرورت مرض کی تفصیل(details) پوچھنا، طِبّی معاملات سے لاعِلْم ہوتے ہوئے بھی اسے طرح طرح کے مشورے دینا اور دیگر فضول سوالات کرنا مریض کے لئے کوفْت کا سبب بن جاتے ہیں، بہرحال عیادت کرنے میں مریض کی کیفیت کا خیال رکھنا ضروری ہے اور اگر یہ محسوس ہو کہ ہماری موجودگی مریض کے لئے تکلیف کا سبب ہے تو جلد وہاں سے روانہ ہو جانا چاہئے، لیکن اگر مریض کے پاس بیٹھنے سے اسے اُنس حاصل ہو تو پھر بیٹھنا بہتر ہے۔ جیسا کہ حضرت علامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: جس وقت یہ گمان ہو کہ مریض اس شخص کے زیادہ بیٹھنے کو ترجیح دیتا ہے، مثلاً وہ اس کا دوست یا کوئی بُزُرگ ہے یا وہ اس میں اپنی مصلحت سمجھتا ہے، اسی طرح کوئی اور فائدہ ہو تو اس وقت مریض کے پاس زیادہ دیر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجنائز، ۶۰/۴، تحت الحدیث: ۱۵۹۱)

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی **مریضوں کی عیادت** کرنے کی عادت ڈالیں اور خوب خوب ثواب کمائیں۔ جی ہاں! کسی مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عیادت و غمخواری تو مدنی انعامات میں بھی شامل ہے، چنانچہ **مدنی انعام نمبر 53** ہے:

"کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک **مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر** سُنّت کے مطابق **غمخواری** کی؟ اور اس کو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رِسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ **تعویذاتِ عطاریہ** کے اِستعمال کا مشورہ دیا؟

آیئے! ترغیب کے لئے مریضوں کی عیادت کے فضائل پر مشتمل احادیثِ کریمہ سُنئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنّت کے پھل چننے میں رہا۔ (مسلم، کتاب البر...الخ، باب فضل عیادۃ المریض، ص۱۰۶۶، حدیث:۲۵۵۳)
2. ارشاد فرمایا: بہترین عیادت جلد اُٹھ جانا ہے۔ (شعب الایمان، ۵۴۲/۶، حدیث: ۹۲۲۱)
3. ارشاد فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک منادی اسے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تُو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی زیارۃ... الخ، ۳/۴۰۶، رقم: ۲۰۱۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بیان کردہ احادیثِ مبارکہ پر عمل کرنے اور مسلمانوں کی دل جوئی کی نیت سے حکمتِ عملی کے ساتھ مریضوں کی عیادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مریضوں کی عیادت کرنے جائیں تو انہیں طبّی علاج کے ساتھ ساتھ رُوحانی علاج کیلئے تعویذاتِ عطاریہ حاصل کرنے کی ترغیب بھی دلانی چاہیے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک** دعوتِ اسلامی 104 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک **"مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ"** بھی ہے جو مریضوں اور پریشان حال اسلامی بھائیوں کی خیر خواہی میں مصروفِ عمل ہے۔ اس مجلس کی طرف سے ہر ماہ (Month) تقریباً **ایک لاکھ پچیس ہزار** (1،25،000) بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریہ رِضائے الٰہی کیلئے بالکل مُفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔

یادرہے! تعویذاتِ عطاریہ (یعنی امیرِ اہلسنّت کی طرف سے اجازت شدہ تعویذات) کی برکتیں فقط کسی مخصوص علاقے یا شہر تک ہی مَحدُود نہیں بلکہ سے **روزانہ ہزاروں** مریضوں کو **تعویذاتِ عطاریہ فی سبیل اللہ** دیے جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا صاحب کا عُرس مُبارک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 20 صفر المظفر حضرتِ سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عرس مبارک ہے۔ لہٰذا اسی مناسبت سے حُصُولِ برکت کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصراً ذکرِ خیر بھی سُنتے ہیں۔ آپ کا نام "علی" والِد کا نام "عُثمان" ہے۔ آپ کا سِلسِلۂ نَسَب چھ (6) واسطوں سے سَیِّدُ الشُّھَدا، راکِبِ دوشِ مُصْطَفٰی، حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَنِ مُجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جاملتا ہے۔ (بزرگانِ لاہور، ص ۲۲۲ ملتقطا) آپ کی کُنیت "اَبُوالْحَسَن" ہے۔ (اردو دائرۃ المعارف، ۹/۹۱) جبکہ مشہور و مَعرُوف لقب "گنج بخش" اور داتا صاحب ہے۔ آپ بہت بڑے عالمِ دین، شیخِ طریقت، عبادت گزار اور متقی

بزرگ تھے، آپ کی کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوب دنیا بھر میں مشہور ہے۔

ولادتِ باسعادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور داتا گَنْج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کم وبیش 400ھ میں غَزنی شہر (City) میں ہُوئی۔ کچھ عَرصے بعد آپ کا خاندان محلّہ ہَجْوِیر آگیا، اِسی نِسبَت سے آپ ہَجْوِیری کہلاتے ہیں۔ (اردو دائرۃ المعارف، ۹/۹۱ ملخصاً) آپ کا وصالِ پُر ملال ۲۰ صفر المظفر ۴۶۵ھ کو مرکز الاولیا لاہور (پاکستان) کی سرزمین پر ہوا، جہاں آپ کا مزار منبعِ انوار و تجلیات اور دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔

رسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کا واقعی جن کا ذہن بنتا ہو، دل میں پکی نیت ہو تو ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہئے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ داتا صاحب کی سیرتِ مبارکہ کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ **"فیضانِ داتا علی ہجویری"** کا ضرور مُطالَعہ فرمایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دِین کا خزانہ حاصل ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **حُسنِ اَخلاق** سے متعلق مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی کہ

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلافِ شرع کاموں کو دیکھ کر نہایت احسن انداز میں اصلاح فرما دیا کرتے تھے۔

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غُصّے سے بچتے تھے اور ہر کسی کے ساتھ نہایت نرمی، شفقت اور حُسنِ اَخلاق سے پیش آیا کرتے تھے۔

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مریضوں کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غریبوں کی بھی دعوت قبول فرما لیا کرتے تھے۔

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جو گالیاں دیتا، آپ کو بُرا بھلا کہتا، اس کے خلاف بھی آپ جوابی کاروائی نہیں فرماتے بلکہ حُسنِ اَخلاق کا مُظاہرہ فرماتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی ہر مسلمان کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سنّتیں عام کریں ، دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

❀ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ❀ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: **اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ** ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بخاری، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵) ❀ عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو شخص عصر

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔(مسند ابی یعلی، ۲۷۸/۴، حدیث:۴۸۹۷) ❀ دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔(عالمگیری، ۳۷۶/۵) ❀ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب وعشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔(عالمگیری، ۳۷۶/۵) ❀ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے۔ اور ❀ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔(اَیضاً) ❀ سوتے وَقت قبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا۔ ❀ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو ، تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ سُبْحٰنَ اللّٰه۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔(اَیضاً) ❀ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔(بخاری، ۱۹۶/۴، حدیث:۶۳۲۵) ❀ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری و تقویٰ کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں۔(فتاوٰی عالمگیری، ۳۷۶/۵) ❀ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال (Ten years) کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ۶۲۹/۹) ❀ میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔(دُرِّمُختار، ۶۳۰/۹) ❀ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے۔ ❀ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ جیسا کہ سیِّدُ المُبلِّغین، رَحمۃٌ لِّلعٰلمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔

www.dawateislami.net

(مسلم، ص ۵۹۱، حدیث:۱۱۶۳)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو (2) کُتُب **''بہارِ شریعت حصّہ 16''** (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** کے ساتھ ساتھ رسالہ **''163 مدنی پھول''** اور **''101 مدنی پھول''** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتِماع میں پڑھے جانے والے دُرودِ پاک

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ٍالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (افضل الصلوات علی سید

السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(افضل الصلوات علی سید السادات، ص ۱۴۹)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

www.dawateislami.net